محترمہ صدر معلمہ کے ان خیالات کو سنکر ہم نے دل میں تہیہ کر لیا کہ ہم ان شاء اللہ اس مسموم فضا کو صاف کرنے میں اپنا حصہ ضرور ڈالیں گے۔

محترمہ صدر معلمہ کے خطاب کے فوراً بعد حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے ترجمہ قرآن پڑھنے والی بچیوں کو معوذتین کا ترجمہ اور تفسیر بڑے ہی عالمانہ انداز میں سمجھایا۔ جس سے یقیناً انہیں خاطر خواہ نفع ہوا اور دیگر سننے والوں نے بھی انکی گفتگو سے استفادہ کیا۔

حضرت شاہ جی نے سہل انداز میں عورت کے مقام و مرتبہ اور اسکی حیثیت کے بارے میں خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن و حدیث اور سیرت ازواجِ مطہرات کی روشنی میں ایک مسلمان عورت کے سماج میں فرائض اور ذمہ داریوں پر مفصل گفتگو فرمائی۔ صفحات کی تنگی کے پیش حضرت شاہ جی کے خطاب کا مکمل متن یہاں درج کرنا ممکن نہیں اسے آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

حضرت شاہ جی کے خطاب کے بعد جامعہ خیر المدارس کے مولانا محمد عابد صاحب نے پر درد لہجے میں طویل دعا کرائی۔ اور یوں یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ اس اجلاس کی سب سے بڑی خوبی جس نے ہمیں متاثر کیا۔ کہ اتنی طویل نشست کے باوجود بھی یہ احساس ہو رہا تھا۔

روئے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد۔

(بقیہ از صـ ۲۹)

آمریت نکال کر جمہوریت ڈال دی ہے۔ ہم نے خدا کے احکام کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔

واذاقال موسی لقومہ یقوم اذکرونعمتہ اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ واتکم مالم یؤت احداً من العلمین۔

"اور جب کہا موسیٰ نے کہ اے میری قوم یاد کرو اللہ کی نعمت کو جس نے بنائے تم میں سے نبی اور بنائے تم میں سے بادشاہ اور تمہیں وہ نعمت دی جو جہانوں میں نہیں۔"

ملوکیت کو برا کہنے والے کیا اس آیت کا انکار کرسکتے ہیں۔

خطاب کے آخر میں حضرت شاہ جی مدظلہ نے شرکائے جلسہ سے اس لادین کفریہ جمہوری نظام کے خلاف اپنی جدوجہد تیز کرنے اور اسکی تبلیغ کے لئے عہد لیا۔ آخر میں شاہ صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام فرمایا۔

☆★

بیادِ حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابو عبدالرحمن، ابو یزید، معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہم

مردِ جری مجاہد اعظم معاویہ
کشور کشاؤ فاتحِ عالم معاویہ

اِک باکمال و حسنِ مجسم معاویہ
تھے رہنمائے ارشد و اسلم معاویہ

حاصل انھیں تھی صحبتِ آقائے نامدار
تھے جاں نثار و مونس و ہمدم معاویہ

مقبولِ بارگاہِ خدا و رسول تھے
یکتائے روزگار معظم معاویہ

وحی مبیں کے کاتب و فتاح قنسیریں[1]
واللہ! کس قدر تھے مکرم معاویہ

ہادی خلق و مہدی دوراں تھے بالیقیں
حسبِ دعائے سیدِ عالم معاویہ

ہر ایک سے بہ خُلق و مُروّت سلوک تھا
حسنین کے تھے یاورو ہمدم معاویہ

پہنچاتے اس کو پایۂ تکمیل تک ضرور
کر لیتے تھے جو عزمِ مصمم معاویہ

خلد بریں کی نعمت عُظمیٰ پئے حبیب
بہر غنیم نار جہنم معاویہ

بہر قصاصِ صہر نبی[2] باندھ لی کمر
رکھتے تھے ایسی طبع مُسلّم معاویہ